بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

فون نمبر ۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم سہ شنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸ | ۲۱ شہادت ۱۳۴۳ھ ش — ۷ ذوالحجہ ۱۳۸۳ھ — ۲۱ اپریل ۱۹۶۴ء | نمبر ۹۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۰ اپریل۔ پرسوں حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ البتہ صبح تھوڑی دیر کیلئے ہلکی سی بے چینی ہو گئی تھی۔ کل حضور کی طبیعت کچھ ناساز رہی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

تعلیم الاسلام کالج میں تقسیم اسناد و انعامات کی سادہ و پُروقار تقریب

”آپ تعلیم الاسلام کالج کے گریجویٹ ہیں آپ کا کام ساری دنیا کو اسلام کی آغوش میں لے آنا ہے“

”خدا تعالیٰ سے اپنا رشتہ استوار کریں قرآن کریم کو اپنا لائحہ عمل اور عشقِ رسولؐ کو اپنی روح کی غذا بنائیں“

کالج کے فارغ التحصیل طلباء سے حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کا خطاب

ربوہ — مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۶۴ء ۵ بجے شام تعلیم الاسلام کالج میں تقسیم اسناد و انعامات کی تقریب اسلامی آداب کے مطابق نہایت سادہ اور پُروقار طریق پر منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں بی۔ ایس سی آنرز اور بی۔ اے آنرز نیز بی۔ ایس سی اور بی۔ اے کے فارغ التحصیل طلباء کو محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے اسناد عطا فرمائیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیمی و مخلص صحابی، سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ممتاز بزرگ، جید و متبحر عالم اور بے مثال ادیب حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری نے انہیں ایک پُر درد و پُر اثر خطبہ اسناد کے ذریعہ بیش قیمت نصائح سے نوازا۔ چونکہ حضرت حافظ صاحب مدظلہ ناسازیٔ طبع اور شدت ضعف و نقاہت کی وجہ سے تشریف نہیں لا سکے تھے اس لئے آپ کا لکھوایا ہوا خطبہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھ کر سنایا اور جلسہ تقسیم اسناد کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد آپ ہی نے کالج کے ہونہار طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے۔

حضرت حافظ صاحب مدظلہ نے اسناد حاصل کرنے والے فارغ التحصیل طلباء کو یہ یاد دلاتے ہوئے کہ وہ صرف گریجویٹ ہی نہیں بلکہ تعلیم الاسلام کالج کے گریجویٹ ہیں، یہ امر ان کے ذہن نشین کرایا کہ ایک ایسے ادارہ کے فارغ التحصیل طلباء ہونے کی حیثیت میں جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے۔ ان کا کام ساری دنیا کو اسلام کی آغوش میں لے آنا اور اکناف عالم میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا پرچم لہرانا ہے۔ اس مقصد میں کامیاب ہونے کے لئے آپ نے انہیں اس استادِ ازل سے اپنا رشتہ مضبوطی کے ساتھ استوار کرنے کی تلقین فرمائی جس کے بغیر تمام کامیابیاں ہیچ اور بے مغز ہیں۔ نیز انہیں نصیحت فرمائی۔ کہ وہ قرآن کریم کو اپنا لائحہ عمل اور عشقِ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنی روح کی غذا بنائیں۔ آپ نے انہیں توجہ دلائی کہ وہ اس طرح اپنی اصلاح کرنے اور عشقِ خدا عشقِ قرآن اور عشقِ رسولؐ میں ایک خاص مقام حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ قوموں کی اصلاح سے متعلق اس امانت کا جو اللہ تعالیٰ نے ان کے سپرد فرمائی ہے حق ادا کرنے کی پوری کوشش کریں۔

جلسۂ تقسیم اسناد کی کارروائی

جلسۂ تقسیم اسناد محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) پرنسپل کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مہمان خصوصی حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری (جو اپنی علالت کے باعث تشریف نہیں لا سکے تھے) کی قائمقامی محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے فرمائی۔ چنانچہ آپ محترم پرنسپل صاحب کے ساتھ اسٹیج پر تشریف فرما ہوئے۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو کالج کے طالب علم حافظ محمد سلیم صاحب نے کی۔ ازاں بعد محترم پروفیسر میاں عطاء الرحمٰن صاحب نے علی الترتیب بی۔ ایس سی آنرز اور بی۔ اے آنرز نیز بی۔ ایس سی۔ اور بی۔ اے کے فارغ التحصیل طلباء پیش کئے۔ جنہیں محترم پرنسپل صاحب نے باری باری اسناد عطا فرمائیں۔

کالج کی سالانہ رپورٹ

اسناد تقسیم فرمانے کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل نے کالج کی سالانہ رپورٹ پیش کرتے ہوئے اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ خطبہ اسناد

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

اخبار احمدیہ

ربوہ — مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۶۴ء کو خدام الاحمدیہ کی گیارھویں مرکزی تربیتی کلاس پندرہ روز جاری رہنے کے بعد کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئی۔ اجلاس کی اختتامی تقریب میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے کلاس میں شرکت کرنے والے خدام میں اسناد اور انعامات تقسیم فرمانے کے بعد انہیں ایک ایمان افروز الوداعی خطاب سے نوازا۔

مورخہ ۱۹ اپریل کو چار بجے سہ پہر دفتر وقف جدید کی نو تعمیر شدہ عمارت کا افتتاح عمل میں آیا۔ نگران بورڈ کے صدر محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا نے ایک پُرسوز اجتماعی دعا سے عمارت کا افتتاح فرمایا۔ جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔ اس تقریب میں متعدد صحابہ اور ناظر و وکلاء صاحبان کے علاوہ نگران بورڈ کے ممبران نے بھی شرکت فرمائی۔

(ہر دو تقاریب کی کسی قدر تفصیلی خبر آئندہ اشاعت میں ملاحظہ فرمائیں)

درخواستِ دعا

ہمارے ایک مخلص ڈینش احمدی دوست عبدالواحد اولسن (Olsen) کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ اب ان کی بیماری معدہ کا کینسر تشخیص ہوئی ہے۔ جس کا اپریشن ہو گا۔ حالت خطرہ سے خالی نہیں۔ یہ دوست معمر ہیں اور بہت مخلص ہیں۔ باوجود غربت کے وصیت کی ہوئی ہے۔ چندوں کی ادائیگی میں نہایت باقاعدہ ہیں۔ ان کے دل میں شدید تڑپ ہے کہ یورپ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں مساجد تعمیر ہوں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(وکالت تبشیر ربوہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ اپریل ۶۴ء

شیعہ سُنّی اختلافات اور دینیات کا جُداگانہ نصاب

(۱) نصاب: شیعہ حضرات بڑے زور سے یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ سرکاری سکولوں کالجوں میں جو دینیات کا نصاب پڑھایا جاتا ہے وہ فرقہ وارانہ ہونا چاہیئے یعنی شیعہ طلباء کو شیعہ علماء کا تیار کردہ نصاب پڑھایا جائے اور سنی طلبہ کو سنی علماء کا تیار کردہ۔

ہم نے پہلے بھی اس کے متعلق اپنی رائے ظاہر کی تھی کہ شیعوں کا یہ اعتراض درست ہے کہ سرکاری سکولوں میں ایک نصاب پڑھایا جاتا ہے جو صرف سنی نقطۂ نظر سے تیار کیا جاتا ہے یہ واضح بات ہے کہ شیعہ اور سنی مکاتب میں تضاد کی حد تک اختلافات ہیں اور کسی طالب علم کو ایک ایسا نصاب بزور پڑھانا جس کو وہ پسند نہیں کرتا یا جو اس کے عقائد کے خلاف پڑتا ہے صحیح نہیں ہے۔ پاکستان میں مختلف مکاتب کے پیرو اور فرقے آباد ہیں جن کا باہمی بہت بڑا اعتقادی اختلاف ہے۔ اس لئے ہم شیعہ حضرات کی اس امر میں تائید نہیں کر سکتے کہ کم از کم میٹریکولیشن تک جو دینیات کا نصاب سکولوں میں پڑھایا جائے وہ شیعوں اور سنیوں کا علیحدہ علیحدہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اس طرح ہر فرقہ چاہے گا کہ اس کو دینیات کا نصاب وہی پڑھایا جائے جو اس فرقہ کے عقائد کے مطابق ہو ظاہر ہے کہ سرکاری سکولوں میں ایسا انتظام ہونا نہ تو ممکن ہے اور نہ پسندیدہ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ ہمارے سکول شروع ہی سے بچوں کے لئے اختلافی مسائل پر بحث و مباحثہ کا اکھاڑہ بن جائیں گے جو کسی طرح تعلیمی نقطۂ نظر سے مرغوب و مستحسن نہیں خیال کیا جا سکتا۔

سوال یہ ہے کہ ایسی صورت میں کیا ہونا چاہیئے کہ مدارس میں دینیات بھی پڑھایا جا سکے اور اس انتشار سے بھی بچا جا سکے جو مختلف فرقوں کے اختلافی مسائل کی وجہ سے پیدا ہو سکتا ہے۔ ہم نے اس کے متعلق یہ رائے دی تھی کہ ایسا نصاب تیار ہو سکتا ہے جو اسلام کے ایسے اصولوں کے مطابق ہو جن میں کسی فرقہ کو اختلاف نہ ہو مثال کے طور پر میٹریکولیشن تک جو نصاب تیار ہو وہ قرآن کریم اور ایسی احادیث پر رکھا جائے جن کا تعلق اخلاق اور تہذیب نفس سے ہو تک ایسی محدود رکھا جائے۔ اور صرف لفظی ترجمہ سکھایا جائے تفسیری وضاحتیں صرف اس حد تک ہوں جو ہر فرقہ کے نزدیک مسلّمہ ہوں۔ قرآن کریم کا کچھ حصہ حفظ کرایا جائے ہماری رائے میں میٹریکولیشن تک اتنی دینی تعلیم کافی ہے۔ فقہ اور تاریخ کی چنداں ضرورت نہیں۔ یہ سرکاری سکولوں کا کورس ہونا چاہیئے البتہ اگر کوئی فرقہ خاص طور پر اپنے فرقہ کے مطابق تعلیم دینا چاہے تو وہ اپنے الگ سکولوں میں اس کے علاوہ اپنے فرقے کی تعلیم بھی دے سکتا ہے مگر اس کو یونیورسٹی کے امتحانات سے کوئی تعلق نہیں ہونا چاہیئے۔

(۲) فرقہ وارانہ کتب کا احتساب:۔

ہفت روزہ "رضاکار" میں پندرہ روزہ "ارشاد" کراچی کا ایک مضمون "شورش انگیزی" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے جس میں ہفت روزہ "چٹان" کے بعض خیالات پر تنقید کی گئی ہے اس مضمون میں بعض ایسی باتیں کہی گئی ہیں جو نہایت اہم ہیں اور اس تعلق میں قابل غور ہیں ہم اس مضمون کے اقتباسات ذیل میں درج کرتے ہیں:۔

(۱) " اس سلسلہ میں (مدیر چٹان ناقل) فرماتے ہیں کہ

"ہم اس معاملہ میں حکومت کے بالکل ساتھ ہیں کہ جو شخص مسلمانوں کے کسی فرقے کو فتنہ و فساد کی راہ پر ڈالے یا اس اتحاد کو ضائع کرنے کا خواہاں ہو جو ملّت اسلامیہ کی وحدت کا ناگزیر حصہ ہے اس کو سختی سے دبا دینا حکومت کا فرض ہے۔"

اپنے فرض کو حکومت خوب جانتی ہے۔ ہم تو اس سلسلہ میں یہ دیکھ رہے ہیں کہ مقصود کچھ اور ہے اور بات کچھ کہی جا رہی ہے۔ درحقیقت قابلِ مذمت یہ بات ہے کہ اختلافات کو نفرت اور مردم آزاری یا فتنہ و فساد کا ذریعہ بنایا جائے بذاتِ خود اختلاف نہ صرف یہ کہ بُری چیز نہیں بلکہ علم و تحقیق و حکمت کی ترقی اور تلاشِ حق کے لئے ضروری ہے۔ شورش صاحب نے غالباً یہ غور نہیں فرمایا کہ قرآن کی دعوت فکر و نظر ہی کا لازمی نتیجہ مختلف طریقوں سے حقائق کو سمجھنے کی سعی کا دروازہ کھولتا ہے۔ قرآن کی قرأت مختلف ہے اور سات قرأتوں کو تسلیم کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں تفسیر میں اختلاف روایت و فکر و فہم ہے اور نہ ان کے امام الہند کو بھی ایک الگ تفسیر لکھنے کی ضرورت پیش نہ آتی) اصول دین میں اشعری ماتریدی معتزلی اور علوی چار بڑے بنیادی مکتبِ خیال ہیں۔ اور فروعی اختلافات تو صدہا ہیں اسی طرح طرق احادیث مختلف ہیں شیوخ احادیث میں صحت و عدم کے شروط میں اختلاف ہے۔ راویوں کے سچے اور جھوٹے ہونے میں اختلاف ہے۔ (اور انتہا کہ اگر شورش صاحب کی منطق تسلیم کر لی جائے تو علم رجال کی تمام کتابوں کو جلا دینا پڑے گا اس لئے کہ ان میں صحابہ و تابعین کے متعلق بھی چھان بین کی گئی ہے کہ کون جھوٹا تھا کون حدیث ساز تھا کون حدیث فروش تھا کس کے کردار میں کیا کیا باتیں ناقابلِ اعتبار ہونے کی ہیں اور کس کو قابلِ اعتماد اور سچا سمجھا جائے۔ اور اس سلسلہ میں بھی علمائے رجال کے فیصلوں میں اختلاف ہے) حدیث کے حدیثِ رسولؐ اور صحیح ہونے یا مکذوب و قول مخترع و منحول ہونے میں اختلاف ہے۔ فقہ میں پچاس فرقے تو اہلِ سنت ہی کے تھے جن میں سے اب بظاہر چار ہیں مگر بابِ اجتہاد وا کرنے کے بہانے چند کا اور اضافہ ہو گیا ہے۔ تاریخ میں اختلاف ہے ایک ہی واقعے کو مختلف مورخین نے مختلف طریقوں سے نقل کیا ہے۔ یہ تو قرآن و حدیث و فقہ و تاریخ کی بات ہوئی اس کے بعد اور ایسے اختلافات ہیں جو بظاہر غیر مذہبی ہیں مگر وہ مذہب سے قریبی ربط رکھتے ہیں۔ مثلاً صرف و نحو منطق و فلسفے کے اختلافات جن سے مختلف فرقے اپنے عقائد اور اپنی تشریح و تفسیر احکام کے ثابت کرنے میں کام لیتے ہیں۔ کیا یہ سب کتابیں دریابرد یا نذرِ آتش کر دی جائیں گی؟ کیا شورش صاحب جو آزادیٔ رائے اور آزادیٔ صحافت و سیاست کے بہت بڑے مجاہد بنتے ہیں وہ ملّتِ مسلمہ کے اتحاد کے لئے یہ تجویز منظور فرمائیں گے کہ حکومت سارے اخبارات و رسائل بند کر دے اور فقط ایک اخبار سارے ملک میں شائع ہوا کرے۔ ساری سیاسی جماعتیں توڑ دی جائیں اور فقط ایک جماعت ملک میں ہو۔ اور کسی قسم کا اختلاف رائے یا زاویۂ نظر برداشت نہ کیا جائے؟ کیا غضب کی بات ہے کہ شورش صاحب حکومت سے اور دوسرے اداروں سے اس بات کے لئے جنگ کریں کہ عوام کو یہ حق حاصل ہو کہ وہ اکثریت کے برخلاف اپنی سیاسی رائے قائم کر سکیں اس کا اظہار کر سکیں اور ایسے اخبارات شائع کر سکیں جن میں اقلیتی افکار پیش کئے جائیں اور ان اخبارات کو وہی حقوق حاصل ہوں جو اکثریت والے اخبارات کو حاصل ہوتے ہیں......

(۲) جہاں تک کتابوں کی اصلاح کا تعلق ہے ہم اس پر اپنے خیالات کا کئی ماہ قبل اظہار کر چکے ہیں۔ جو بھی یہ کہتا ہے کہ مذہبی کتابوں سے قابلِ اعتراض مواد خارج کر دیا جائے وہ یا تو بدنیت ہے یا جاہل اس لئے کہ "قابلِ اعتراض" ہر بات ہو سکتی ہے۔ رہ گئے اختلافی امور تو ان باتوں کو خارج کرنے کا کام شروع ہوگا تو عالم اسلام کی کوئی کتاب نہ بچ سکے گی۔ اور پہلے تو بخاری مسلم وغیرہ سے وہ باتیں نکالنی ہوں گی۔ جن سے توہینِ رسولِ اکرمؐ ہوتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ گزشتہ مصنفین کی کتابوں میں تحریف و تبدیلی کا کسی کو کیا حق حاصل ہے۔ صحیح طریقہ یہ ہے کہ ہم آہنگی کی فضا احترام باہمی سے پیدا کی جائے زبردستی اور جبر سے نہیں۔ عقائد و اعمال کے اختلافات ہمیشہ سے ہیں اور برابر باقی رہیں گے۔ اور ہر مسلمان کو حق ہے کہ وہ آزادانہ طریقے سے جو مسلک چاہے اختیار کرے۔ کوشش اس کی ہونی چاہیئے کہ عصبیت ناانصافی اور جبر کے بجائے احترام باہمی اور آزادی تحقیق کی فضا پیدا ہو اور ہر ایک کو اس کا حق حاصل ہو کہ اس کی اولاد اس کے عقائد کے مطابق تعلیم حاصل کرے۔ کسی اور کے عقائد کا تسلط کبھی خوشگوار ماحول پیدا نہیں کر سکتا"۔

(رضاکار لاہور ۱۶ اپریل ۶۴ء)

ان اقتباسات میں جو کچھ کہا گیا ہے ہم ذاتی طور پر ان کی تائید کرتے ہیں۔ حکومت کے محکمہ احتساب یا کسی اور محکمہ کو ہرگز یہ اختیار نہیں ہونا چاہیئے کہ وہ کسی فرقہ کی کتابوں کو زیر احتساب لائے اور ان کو ممنوع الاشاعت قرار دے یا کسی فرقے کی کتابوں میں سے کوئی عبارت حذف کرنے کا اقدام کرے۔ کیونکہ اس طرح تو کوئی بات ایسی نہیں ہو سکتی جو کسی نہ کسی فرقہ کے خیال میں قابل ضبطی نہ ہو۔ اس طرح اوّل تو مختلف فرقوں کی حق آزادی اظہار عقائد اور حق تبلیغ پر زد پڑتی ہے دوسرے تمام علمی غور و فکر کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ ہم نہیں خیال کر سکتے کہ کوئی حکومت عوام کے اس پیدائشی حق میں دخل اندازی کرنے کی مجاز ہو سکتی ہے نہ یہ مختلف فرقوں کے اختلافات کی خلیج پاٹنے کا کوئی مفید ذریعہ ہے۔ اختلافات شروع سے چلے آئے ہیں اور قیامت تک چلے جائیں گے بلکہ کہنا چاہیئے کہ ذوق ع

اے ذوق اس جہاں کو ہے زیب اختلاف سے

اصل چیز اختلافات کو برداشت کرنے کی قوت پیدا کرنا ہے جو افسوس ہے کہ ہمارے اہل علم حضرات میں صفر کی حد تک مفقود ہے

(باقی صہ پر)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
ہی
مصلح موعود اور لمبی عمر پانے والے ہیں

از مکرم مولوی عبد المنان صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم لینہ

اللہ تعالیٰ سے الہام پا کر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے مصلح موعود کے متعلق یہ پیشگوئی بیان فرمائی تھی کہ وہ نو سال کے عرصہ میں پیدا ہو گا (اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء) جب اس مقررہ میعاد میں بشیر اول ۷ اگست ۱۸۸۷ء کو پیدا ہوئے اور ۴ نومبر ۱۸۸۸ء کو وفات پا گئے۔ تو مخالفین نے اعتراض کیا کہ مصلح موعود کی تو یہ علامت بیان ہوئی ہے کہ وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ وہ تو پیدا ہو کر فوت بھی ہو گیا۔ گویا مصلح موعود کی پیشگوئی نعوذ باللہ سچی ثابت نہ ہوئی۔

اس اعتراض کے جواب میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ایک رسالہ سبز اشتہار کے نام سے یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو شائع فرمایا۔ اس میں حضور نے فرمایا کہ "مصلح موعود کی پیدائش کے لئے نو سال کی مقررہ میعاد ابھی ختم نہیں ہوئی۔ اس میں وہ ضرور پیدا ہو جائے گا۔ اور بشیر اول کو تو خدا تعالیٰ نے مہمان قرار دیا تھا۔ جو چند دن دنیا میں رہ کر رخصت ہو گیا۔ نیز میں نے کہاں لکھا ہے کہ یہی لڑکا (بشیر اول) مصلح موعود ہے جو لمبی عمر پانے والا ہے چنانچہ حضور علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:-

"اگر ہمارے ایسے اشتہارات گزرے ہوں جن میں ہم نے قیاسی طور پر پسر متوفی کو مصلح موعود اور عمر پانے والا قرار دیا ہوتا۔ تب بھی ان کی ایمانی سمجھ اور عرفانی واقفیت کا مقتضا یہ ہونا چاہئے تھا کہ یہ اجتہادی غلطی ہے۔۔ مگر اس جگہ تو کوئی اشتہار بھی شائع نہیں ہوا تھا۔ محض دریا نادیدہ موزہ از پا کشیدہ پر عمل کیا گیا۔"

(سبز اشتہار صفحہ ۱۴)

پھر فرمایا:-

"ہم نے کوئی اشتہار نہیں دیا جس میں ہم نے قطعی اور یقینی ظاہر کیا ہو۔ کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے۔"

(سبز اشتہار صفحہ ۱۵)

مصلح موعود عمر پانے والا ہے

اگر سبز اشتہار کا مطالعہ کیا جائے تو اس میں دیکھیں گے کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے متعدد جگہ مصلح موعود کو خاص طور پر عمر پانے والا قرار دیا ہے اور حضور بار بار مصلح موعود کے ساتھ عمر پانے والا تحریر فرماتے ہیں۔ اور اس میں یہی امر بتلانا مقصود ہے کہ بے شک بشیر اول منشاء الٰہی کے مطابق اپنی چھوٹی عمر میں وفات پا گیا۔ اور اس میں خلقی استعدادی خوبیاں ایسی نہیں تھیں۔ جن کے لئے بڑی عمر پانا ضروری ہوتا مگر مصلح موعود بہرحال لمبی عمر پائے گا۔ اور لمبی عمر پانا اس کی صداقت کی ایک زبردست دلیل ہو گی۔ چنانچہ سبز اشتہار کے دو حوالے ہم نے پہلے نقل کئے ہیں۔ آٹھ حوالے مزید ملاحظہ فرمائیں کہ کس طرح حضور مصلح موعود کو عمر پانے والا لڑکا قرار دیتے ہیں۔

(۱) "مصلح موعود اور عمر پانے والا یہی تھا" (سبز اشتہار صفحہ ۳)

(۲) "آیا یہ لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے یا کوئی اور"۔ (سبز اشتہار صفحہ ۳)

(۳) "یہ وہی مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے۔" (سبز اشتہار صفحہ ۳ حاشیہ)

(۴) "ہم نے کبھی پسر متوفی کو مصلح موعود اور عمر پانے والا قرار نہیں دیا۔" (سبز اشتہار صفحہ ۵ حاشیہ)

(۵) "شاید مصلح موعود اور عمر پانے والا یہی لڑکا ہو گا۔" (سبز اشتہار صفحہ ۷)

(۶) "کہ یہی عمر پانے والا اور مصلح موعود ہے۔" (سبز اشتہار صفحہ ۹)

(۷) کھینچ تان کر ان ناموں کو عمر دراز کے ساتھ وابستہ کرنا چاہیئے۔" (سبز اشتہار صفحہ ۱۲)

(۸) "نہیں لکھا کہ یہ لڑکا عمر پانے والا ہو گا۔ اور نہ یہ کہا کہ یہی مصلح موعود ہے۔" (سبز اشتہار صفحہ ۱۸ حاشیہ)

مندرجہ بالا حوالہ جات سے ظاہر ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک ضروری تھا کہ مصلح موعود لمبی عمر پائے کیونکہ اس کے عظیم الشان کام اسیروں کی رستگاری کرنا۔ دنیا کے کناروں تک شہرت پانا۔ اس سے قوموں کا برکت پانا اس کی لمبی عمر کے متقاضی تھے۔ پس اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو لمبی عمر عطا فرما رہا ہے۔ اور حضور کی زندگی کا ہر لحظہ ہر لمحہ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا زندہ تابندہ اور درخشندہ نشان ہے۔ وہاں حضرت المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ کی سچائی کو اظہر من الشمس کر رہا ہے۔

ایک ایمان افروز حقیقت

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی اکثر کتابوں میں جہاں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ولادت کا تذکرہ فرمایا ہے۔ وہاں سیدنا حضرت محمود اطال اللہ بقاءہ کی عمر کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ اس امر سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جانتے تھے کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور لمبی عمر پانے والا ہے جو مقررہ میعاد نو سال کے اندر پیدا ہوا جس کا نام خدا تعالیٰ نے بشیر ثانی محمود اور فضل عمر رکھا ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس علیہ السلام اپنے رسالہ سراج منیر میں (جس کی اشاعت حضور نے محض اس لئے روک لی تھی کہ پیشگوئی مصلح موعود کی حقیقت کھل جانے پر شائع کیا جائے گا (دیکھیں سبز اشتہار صفحہ ۵) تحریر فرماتے ہیں:-

"پانچویں پیشگوئی۔ میں نے اپنے لڑکے محمود کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہو گا اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا۔ اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے۔ جو اب تک موجود ہیں اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے۔ چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد (نو سال) میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے۔" (رسالہ سراج منیر صفحہ ۳۱)

پھر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں اپنے صاحبزادہ مرزا محمود احمد کی زندگی اور عمر کو اپنی صداقت کے نشان کے طور پر پیش فرماتے ہیں:-

"تب خدا تعالیٰ نے ایک دوسرے لڑکے کی مجھے بشارت دی۔ چنانچہ میرے سبز اشتہار کے ساتویں صفحے میں اس دوسرے لڑکے کے پیدا ہونے کے بارے میں یہ بشارت ہے کہ دوسرا بشیر دیا جائے گا۔ جس کا نام محمود ہے۔ وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہو گا۔ زمین آسمان ٹل سکتے ہیں۔ پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔ یہ ہے عبارت اشتہار سبز کے صفحہ سات کی جس کے مطابق ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام محمود رکھا گیا۔ اور اب بفضلہ تعالیٰ زندہ موجود ہے۔ اور سترھویں سال میں ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۶۳)

سبحان اللہ! دیکھئے! کس بلند ایمان اور محکم یقین کے ساتھ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے پیارے فرزند گرامی ارجمند مظہر الحق والعلاء حضرت مرزا محمود احمد صاحب اطال اللہ بقاءہ کو مصلح موعود اور عمر پانے والا ظاہر فرماتے ہیں۔ اور بار بار ان کے ذکر کے ساتھ ان کی زندگی اور عمر کا ذکر فرماتے ہیں۔ تا کہ یہ ظاہر کیا جائے کہ محمود مصلح موعود لمبی عمر پانے والا ہے۔

سیدنا محمود ہی فضل عمر ہیں

اللہ تعالیٰ نے اپنے الہام میں مصلح موعود کا نام محمود اور فضل عمر بھی رکھا ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:-

"مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا۔ اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے۔ اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے۔"

(سبز اشتہار صفحہ ۲۱ حاشیہ)

اللہ تعالیٰ نے سیدنا محمود المصلح الموعود کا نام فضل عمر رکھ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ نہ صرف یہ مماثلت بیان فرمائی ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد دوسرے خلیفہ ہوں گے۔ بلکہ جس طرح حضرت عمر فاروق نے لمبی عمر پائی تھی۔ اسی طرح حضرت مرزا محمود احمد صاحب المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی لمبی عمر پائیں گے۔ اللھم متعنا بطول حیاتہ۔

نیز مصلح موعود کا نام فضل عمر رکھنے سے اس حقیقت کی طرف بھی اشارہ ہے کہ سیدنا محمود المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے بھائیوں میں سب سے زیادہ عمر پانے والے ہوں گے۔ چنانچہ واقعات نے یہ ثابت کر دکھایا کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سب فرزند اپنے مولائے حقیقی کو جا ملے (اللھم نور مرقدھم) مگر خدا تعالیٰ کے سیدنا محمود فضل عمر حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ کی عمر میں برکت دے رہا ہے اللھم بارک فی صحتہ وعمرہ۔

سیّدنا محمود کی لمبی عمر کیلئے دعا

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے پیارے لختِ جگر محمود مصلح موعود ایدہ الودود کی لمبی عمر کے لئے پُرسوز دعائیں کی ہیں جو عرشِ الٰہی تک پہنچیں اور اللہ تعالےٰ نے ان دعاؤں کو قبول فرما کر ہمارے آقا حضرت المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہٗ کو لمبی عمر عطا فرمائی ہے۔ دیکھئے! حضور پُرنور کس درد اور رقت سے اپنے مولا کریم کے حضور فریاد کس ہیں ؎

لختِ جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اس کو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا
دن ہوں مرادوں والے پُرنور ہو سویرا
یہ روز کر مبارک سُبحان من یّرانی

سبحان اللہ کس رنگ میں اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کو بپایۂ قبولیت جگہ دی۔ باوجودیکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت عموماً علیل رہتی ہے مگر اللہ تعالےٰ ان حالات میں حضور کی عمر میں غیر معمولی برکت عطا فرماتی ہے اور ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ حضور کا سایہ ہمارے سروں پر پہلے سے لمبا کرتا چلا جاوے کہ ساری دنیا میں اسلام پھیل جائے اور حضور کی قیادت میں فتحمندی کے گیت گاتے ہوئے ہم قادیان جائیں۔ اللھم متعنا بطول حیاتہ وبرکاتہ وفیوضہ۔ اللھم بارک فی صحتہ وعمرہ وافعالہ واقوالہ وحرکاتہ وسکناتہ یا ارحم الراحمین۔

پیشگوئی حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ

حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی لمبی عمر اور لمبا عرصہ خلافت کے بارہ میں ایک پیشگوئی بیان کرتے ہوئے فرمایا:-

"ایک نکتہ قابل یاد سناتے دیتا ہوں کہ جس کے اظہار سے باوجود کوشش کے رک نہیں سکا۔ وہ یہ ہے کہ میں نے حضرت خواجہ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا۔ ان کو قرآن شریف سے بڑا تعلق تھا۔ ان کے ساتھ مجھے بڑی محبت ہے ۷۸ برس تک انہوں نے خلافت کی۔ ۲۲ برس کی عمر میں وہ خلیفہ ہوئے تھے۔ یہ بات یاد رکھو کہ میں نے کسی خاص مصلحت اور بھلائی کے لئے کہی ہے۔"

(اخبار بدر ۲۷ر جولائی ۱۹۱۰ء بحوالہ الفضل ۱۵ر مارچ ۶۲ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی یہ عظیم الشان پیشگوئی ہم سب کو یاد ہے۔ اس میں یہی قابل یاد نکتہ بیان فرمایا گیا ہے کہ لوگ کہیں گے کہ یہ بچہ (حضرت محمود اطال عمرہ) کس طرح خلافت کا اہم عہدہ سنبھال سکتا ہے مگر یہ خواجہ سلیمانؒ تو سفویؒ کی طرح الٰہی منشاء کے ماتحت چھوٹی عمر میں ہی خلیفہ بن جائیں گے اور خواجہ سلیمانؒ کی طرح لمبی عمر پائیں گے۔

آج اہل البصیرت کے لئے یہ نظارہ کس قدر ایمان افروز ہے کہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ہر سانس حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی اس پیشگوئی کو پورا کر رہا ہے۔ ونحن علیٰ ذٰلک من الشاھدین والشاکرین۔

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے آج ہمارے آقا حضرت المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ واطلع شموس طالعہ اپنی کامیاب عمر کے ۷۶ ویں سال میں داخل ہو چکے ہیں۔ اور حضور کی خلافت پر پچاس درخشندہ سال گزر چکے ہیں۔ ہمارے دل بھی اس موقعہ پر مسرت اور خوشی سے اچھلتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے حضور کو لمبی عمر عطا فرمائی ہے اور شکرانہ کے طور پر اللہ تعالےٰ کے حضور سجدہ ریز ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم رحمت و برکت سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی المصلح الموعود کو پورا فرمایا اور پیشگوئی کا کوئی پہلو تشنۂ تکمیل نہیں چھوڑا اور حضور کو لمبی عمر عطا فرمائی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ حضور کو کام کرنے والی اور صحت والی عمر دراز عطا فرمائے اللّٰھم آمین۔

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۳)

ذرا ذرا سے اختلاف پر آپے سے باہر ہو جانا اور اختلاف کو گالی سمجھ لینا اور ہر سخت لفظ کا اپنے آپ کو یا اپنے بزرگوں کو مخاطب سمجھ لینا ایک ایسا مرض ہے جو ہمارے اہلِ علم حضرات میں مزمن کی حد تک پہنچ چکا ہے۔ سیاق و سباق سے چند الفاظ الگ کر کے عوام کی اشتعال انگیزی کا ذریعہ بنا لینا ایک عادت بن چکی ہے۔ اس مرض سے جتنی جلد ہو سکے شفا حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اصل کلام یہ ہے کہ دوسرے فرقوں کی کتابوں کا جارحانہ اقتباس

درخواستِ دعا

برادرم رانا بشیر احمد صاحب ابن چوہدری محمد احمد خان صاحب قادیان میں دو تین ہفتہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سلطان احمد
غلہ منڈی۔ ربوہ

مجالس خدام الاحمدیہ ضلع گوجرانوالہ کی دو روزہ تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گوجرانوالہ کی دوسری دو روزہ تربیتی کلاس مورخہ ۱۰، ۱۱ر اپریل کو مسجد احمدیہ حافظ آباد میں منعقد ہوئی اس کلاس میں تحصیل حافظ آباد کی مجالس کے خدام کے علاوہ ضلع بھر کی بیس مجالس کے خدام بھی شریک ہوئے۔ مرکز سے دیگر معلمین کے علاوہ ازراہ شفقت صدر مجلس محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے بھی شرکت فرما کر کلاس کو رونق بخشی۔

جمعہ کی نماز کا خطبہ صدر محترم نے ارشاد فرمایا جس میں آپ نے جماعت کو احمدی ہونے کے لحاظ سے اپنی اہمیت اور وقت کی نزاکت کو پہچاننے، خدا تعالےٰ سے تعلق پیدا کرنے اور روحانیت کی متلاشی دنیا کے لئے نمونہ بننے کی پرزور تلقین فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ اس وقت کرۂ ارض پر سوائے جماعت احمدیہ کے کوئی بھی اسلام کا پیغام پُرامن طریقے پر پہنچانے کی طرف متوجہ نہیں ہے۔ اس وجہ سے ہمارے فرائض بہت بڑھ جاتے ہیں اور ہمیں ان فرائض میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کرنی چاہیئے۔

نماز جمعہ کے بعد کلاس کا باقاعدہ افتتاح صدر محترم کی تقریر سے ہوا جس میں آپ نے تقوےٰ اختیار کرنے پر زور دیا۔ آپ نے مجلس کے عہدیداران اور انصار اللہ سے نوجوانوں کے لئے نمونہ بننے اور نوجوانوں کی بیداری کو قائم رکھنے میں تعاون کرنے کی تلقین فرمائی نیز وقف کی طرف توجہ دلائی۔ آپ کا یہ ایمان افروز خطاب تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہا۔

افتتاحی اجلاس میں تین صد کے قریب خدام شامل ہوئے۔

شام کے وقت مجلس خدام الاحمدیہ نے چائے کی دعوت کا اہتمام کیا۔ جس میں یک صد کے قریب غیر از جماعت احباب کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔

اس موقعہ پر محترم صاحبزادہ صاحب نے نہایت موثر اور دلنشین انداز میں خطاب فرمایا۔ آپ نے خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر اس بات کا اظہار کیا کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرتے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے نہایت احسن پیرائے میں موجود احباب کو پیغام حق پہنچایا۔ اور آخر پر اس بات کی وضاحت کی کہ آج آپ احباب کو پیغام حق پہنچا دیا گیا ہے تاکہ قیامت کے روز آپ یہ نہ کہہ سکیں کہ ہم تک آواز نہیں پہنچائی گئی۔

دوسرا اجلاس رات ساڑھے آٹھ بجے مکرم رشیق احمد صاحب ثاقب مہتمم تجنید کی زیر صدارت شروع ہوا جس میں مکرم مولوی محمد صدیق صاحب گورداسپوری نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم سے عشق" کے موضوع پر تقریر فرمائی اور چوہدری بشیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید نے میجک لینٹرن کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی پر مشتمل مختلف سلائیڈز دکھائیں۔

دوسرے دن نماز تہجد اور نماز فجر کے بعد درس قرآن مجید درس حدیث اور درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام دیا گیا۔ ناشتہ کے بعد خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی نے اجرائے نبوت کے بارہ میں قرآنی دلائل پیش کئے اور مولوی محمد صدیق صاحب نے "وفاتِ مسیح" پر مختلف دلائل خدام کو ذہن نشین کرائے۔ مرکز کے نمائندہ مکرم رفیق احمد صاحب ثاقب نے مجلس کے مختلف شعبہ جات کے متعلق نہ صرف مفصل تعارف کرایا بلکہ ان شعبہ جات کو چلانے کے لئے عملی ہدایات بھی دیں۔ آپ کے بعد "تربیتِ اولاد کے بارہ میں احمدی مستورات کے فرائض" کے متعلق خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی نے خطاب فرمایا "قیام پاکستان میں جماعت احمدیہ کا حصہ" کے موضوع پر مربی ضلع مکرم مولوی محمد اشرف صاحب ممتاز نے تقریر فرمائی۔

اختتامی اجلاس نماز ظہر کے بعد میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کی صدارت میں شروع ہوا مکرم قائد صاحب ضلع میاں محمد شریف صاحب نے ضلع کی مختلف مجالس کی کارگزاری کی رپورٹ سنائی اور مکرمی میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ضلع گوجرانوالہ نے جملہ خدام سے خطاب فرمایا۔

آپ نے خدام کو اپنے اندر تبلیغ کا جنون پیدا کرنے اور جماعت کے سب شعبوں کو آپس میں مل جل کر کام کرنے کی تلقین فرمائی دعا کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اس کلاس میں تین صد کے قریب خدام اور سو کی تعداد میں انصار اللہ و لجنہ اماء اللہ کے ارکان نے شرکت فرمائی۔

جزاھم اللّٰہ احسن الجزاء

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ
ضلع گوجرانوالہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی
اور
تزکیہ نفوس کرتی ہے!

فریضہ حج کی فلاسفی

عالمی اخوت اسلامیہ کا ایمان افروز اجتماع

از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

(۱)

ذوالحجہ کا چاند

ماہ ذوالحجہ کا چاند نوید مسرت لے کر نکل چکا ہے۔ عشاق رسول صلے اللہ علیہ وسلم ان مبارک ایام میں فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے مکہ معظمہ میں اکناف عالم سے روحانی ذوق اور والہانہ جذبے سے جمع ہو رہے ہیں۔ ہجرت کے پانچویں سال فریضہ حج خدا کی وحی سے ہر اس مسلمان پر فرض کیا گیا جس کے پاس اس فریضہ کی ادائیگی کے لئے مناسب اور واجبی اخراجات ہوں اس کی جسمانی صحت اچھی ہو اور اس کی زندگی اس سفر حج میں ہر قسم کے خطرہ اور خدشہ سے محفوظ ہو تعمیر حیات اور اسلامی معاشرہ سے اسلام کے ارکان خمسہ کا گہرا تعلق ہے۔ اسلام نے حب اللہ اور حب الرسول۔ اخلاق عالیہ۔ امیر وفقیر کے باہمی تعلقات پسماندہ طبقہ کے جذبات کا احساس دولت کی تقسیم میں مناسب توازن اور سب سے بڑھ کر فریضہ حج میں عملی طور پر اسلامی اخوت اور مساوات کا ذریں سبق دے کر باہمی نسلی امتیاز کو ختم کر دیا ہے۔

(۲)

ابراہیمؑ۔ اسمٰعیلؑ اور ہاجرہ

اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو فریضہ حج کا مرکزی نقطہ دراصل ان عظیم الشان اور تاریخی ہستیوں اور مقامات مقدسہ کی زیارت ہے۔ جن کے ذریعہ اس قسم کی روایات اور واقعات منصہ شہود پر آئے جو دنیا میں توحید کے قیام کا سبب بنے اور ہستی باری تعالےٰ کے عقیدہ کی اشاعت کا باعث ہوئے۔ حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت اسمٰعیلؑ حضرت ہاجرہؑ اور سب سے بڑھ کر سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس یادگاروں نے دنیا میں اس قسم کے دائمی اور نہ مٹنے والے نقوش کی بنیاد رکھی ہے۔ جو قلوب سے ہرگز ہرگز محو نہیں ہو سکتے اور یہ تاریخ کے ناقابل فراموش اوراق کی حیثیت رکھتے ہیں۔

حضرت ابراہیمؑ کے بیٹے اسمٰعیل علیہ السلام ابھی ایام طفولیت میں تھے کہ ان کی سوتیلی ماں حضرت سارہؓ نے حضرت ہاجرہ سے ناراض ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ایک دن کہا کہ ہاجرہؓ اور اس کے بیٹے اسمٰعیلؑ کو گھر سے الگ کر دیں۔ حضرت ابراہیمؑ کو طبعی طور پر اس امر سے انتہائی حزن و ملال ہوا مگر اس ذہنی غم اور ناراضگی کے پیچھے خدا تعالےٰ کی خاص حکمت کام کر رہی تھی۔ خدا تعالےٰ کی تقدیر دنیا میں انقلاب پیدا کرنا چاہتی تھی۔ خدا تعالےٰ نے اپنے نبی اور رسول حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس غیر متوقع رنج وغم میں تسلی دیتے ہوئے فرمایا۔

"رنجیدہ مت ہو اور اس بات کو برا نہ جان بلکہ جیسے سارہ کہتی ہے ویسے ہی کر۔ اسحٰق بھی تیری اولاد ہے۔ مگر مجھے ہاجرہ کے فرزند سے ایک قوم بنانا ہے"

پیدائش ۲۱/ ۱۲-۱۳

تاریخ کے اوراق ہمیں بتلاتے ہیں کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے اس ارشاد پر لبیک کہا۔ آپ نے خدا تعالےٰ پر توکل کرتے ہوئے حضرت ہاجرہؓ اور اپنے بیٹے اسمٰعیلؑ کو ہمراہ لیا اور رخت سفر باندھ لیا یہ مبارک اور تاریخی قافلہ سینکڑوں میل کا سفر طے کرتا ہوا۔ صحراؤں اور وادیوں کو چیرتا ہوا موسمی مشکلات کو برداشت کرتا ہوا ایک بے آب وگیاہ جگہ میں ڈیرہ لگاتا ہے۔ حضرت ابراہیم کے سامنے صفا اور مروہ سیاہ اور تپتی ہوئی پہاڑیاں تھیں۔ جہاں تمازت آفتاب کی شدت اور سنگریزوں کے سوا کسی چیز کا نام ونشان نہ تھا۔ اس حالت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام خدا تعالےٰ سے یوں مخاطب ہوتے ہیں۔

ربنا انی اسکنت من
ذریتی بواد غیر ذی
زرع عند بیتک المحرم
ربنا لیقیموا الصلوٰۃ
فاجعل افئدۃ من
الناس تھوی الیھم
وارزقھم من الثمرات
لعلھم یشکرون

ابراھیم ۳۸

اے ہمارے رب! میں نے اپنی ذریت کا ایک حصہ تیرے قابل عزت گھر کے پاس ایک ایسی وادی میں لا کر بسایا ہے۔ جہاں کسی قسم کا سبزہ اور کھیتی نہیں ہے۔ اے میرے خدا یہ سب کچھ میں نے صرف اس نیت سے کیا ہے تا وہ صحیح رنگ میں تیری عبادت کریں اس لئے تو عوام کی توجہ اور میلان کو ان کی طرف مائل کر دے اور ان کو مختلف اقسام کے پھلوں سے رزق دیتا رہیو۔ تاکہ یہ تیرے احسانات کا شکریہ ادا کرتے رہیں"۔

آیت بالا جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقام توکل پر روشنی ڈالتی ہے۔ وہاں اس آیت میں عظیم الشان روحانی انقلاب کی پیشگوئی کا بھی ذکر کیا گیا ہے جس کا تعلق سرور دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ سے ہے۔

خدا تعالےٰ نے اس ویران اور بے آب وگیاہ وادی کے مقام کا انتخاب اس لئے کیا تا لوگ یہاں دنیوی طمع کی خاطر جمع نہ ہوں بلکہ صرف اشاعت توحید اور مکارم اخلاق کے قیام کے لئے ان کا اجتماع ہو۔ حب اللہ کے چشمے یہاں سے پھوٹیں جو دنیا کو حلاوت اور تشنگی سے لطف اندوز ہونے کا حصہ وافر دیں۔

حضرت ہاجرہ نے اپنے شوہر کی کامل اطاعت کی اور اس وادی مکہ میں انتہائی صبر کا نمونہ دکھایا کچھ عرصہ کے بعد حضرت ہاجرہؓ کے پاس زاد راہ ختم ہو گیا اور چھوٹے بچے اسمٰعیلؑ کو پیاس نے نڈھال کر دیا۔ ماں سے بیٹے کی پیاس کو دیکھا نہ جاتا تھا اسے انتہائی فکر کی حالت میں حضرت ہاجرہؓ کبھی صفا اور کبھی مروہ پر دوڑتیں مگر پانی کا ایک قطرہ بھی نہ مل سکا۔ آپ کا لخت جگر اسمٰعیل شدت پیاس سے چلا رہا تھا۔ اس کی چیخیں ماں سے برداشت نہ ہو رہی تھیں۔ مگر آپ صفا اور مروہ پر بار بار بھاگتی ہوئی پانی تلاش کر رہی ہیں۔ مگر پانی کہاں سے آتے؟ نہ تو کوئی قافلہ وہاں سے گذرتا ہوا نظر آرہا ہے اور نہ ہی کسی آبادی کا نشان ملتا ہے۔

بالآخر جب حضرت ہاجرہ آنسو بہاتی ہوئیں خدا تعالےٰ کے حضور انتہائی سوز اور رقت سے دعا کرتی ہوئیں صفا اور مروہ پہاڑ کا ساتواں چکر طواف کاٹ چکیں تو فرشتہ نے آواز دی۔

"اے ہاجرہ اللہ نے تیری اور تیرے بچہ کی آواز سن لی"۔

حضرت ہاجرہ بھاگ کر اپنے بچے کے پاس پہنچیں تو دیکھا کہ پانی کا ایک چشمہ زمزم پھوٹ رہا ہے۔ یہ دیکھتے ہی آپ سجدہ شکر بجا لائیں۔ بچہ کے خشک حلق اور ہونٹوں کو پانی سے تر کیا اور آپ کی جان میں جان آئی۔ سبحان اللہ اللہ تعالےٰ نے نامساعد حالات میں اس سنگلاخ اور بے آب وگیاہ زمین سے ایک چشمہ جاری کر دیا۔ مایوسی مسرت اور انبساط سے تبدیل ہو گئی۔ حضرت ہاجرہؓ کے سامنے اب نئی زمین اور نیا آسمان تھا۔ بڑے بڑے قافلے یہاں سے گذرنے لگے اور شہر مکہ کی بنیاد پڑ گئی اور اس چشمہ کا نام زمزم رکھا گیا۔

(۳)

خانہ کعبہ کی تعمیر

کیا حضرت ابراہیم نے حضرت ہاجرہ اور اسمٰعیل علیہ السلام کو اس بے آب وگیاہ وادی میں اس لئے آباد کیا تھا کہ وہ بھوک اور پیاس کی مصیبت کو برداشت کریں اور چلچلاتی ہوئی دھوپ میں اپنے دن وہاں گذاریں؟ ہرگز نہیں اس ہجرت میں ایک عظیم الشان انقلاب کی بنیاد رکھی جانی تھی۔ جس کا تعلق قیام توحید۔ بعثت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم اور مذہب اسلام کے آغاز سے تھا۔ حضرت ابراہیم جیسا کہ تاریخ سے ثابت ہے کہ کبھی کبھار ہاجرہ اور اسمٰعیل کو دیکھنے کے لئے آیا کرتے تھے۔

چوتھی بار جب آپ تشریف لائے تو آپ نے ارشاد خداوندی سے خانہ کعبہ کی پرانی بنیادوں پر ہی تعمیر شروع کر دی۔ اس مقدس گھر کی تعمیر میں باپ اور بیٹے نے حصہ لیا۔ اپنے مبارک ہاتھوں سے پتھروں کو رکھا گیا۔ اور دیواروں کو بلند کیا گیا۔ حضرت ابراہیم نے کعبہ کے ایک کونے میں ایک پتھر جسے حجر اسود کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ بڑے اہتمام سے دیوار میں نصب کیا تا طواف کرنے والے اس پتھر سے اپنے طواف کا آغاز کر سکیں۔ باقی

مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

خدام الاحمدیہ کے رواں سال کی پہلی ششماہی ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء کو ختم ہو رہی ہے تمام مجالس سے التماس ہے کہ وہ اس بات کو مدنظر رکھیں کہ نصف سال ختم ہونے کے ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے کہ ان کی طرف سے اپنے بجٹ کے کم از کم نصف حصہ کی ادائیگی مرکز میں ہو جائے۔ جہاں وصولی کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ وصول شدہ چندہ سب کا سب ۳۰ اپریل سے پہلے پہلے مرکز میں پہنچ جائے تا ششماہی جائزہ میں بھی شامل ہو سکیں۔

(قائمقام مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

(باقی ص ۶ پر)

ہمارے صنّاع اور مزدور حضرات توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت اقدس فضل عمر المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے صنّاع اور مزدور حضرات کے لئے ایک قاعدہ منظور فرماتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"مستریوں۔ لوہاروں اور مزدوروں وغیرہ کے متعلق یہ فیصلہ ہوا تھا کہ وہ ہر مہینہ کے پہلے دن کی مزدوری کا یا کوئی اور دن مقرر کر کے اس دن کی مزدوری کا دسواں حصہ مسجد فنڈ میں دے دیا کریں"۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مذکورہ بالا ارشاد مبارک کے مطابق کاریگر (لوہار۔ بڑھئی۔ معمار۔ درزی۔ صراف۔ زرگر۔ بوٹ میکر۔ حجام۔ گھڑی ساز۔ جلد ساز۔ قلعی گر مس گر۔ بافندے وغیرہ) اور مزدور حضرات تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ٹھیکیدار حضرات توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت اقدس فضل عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے ٹھیکیدار حضرات کے بارہ میں فرماتے ہیں:-

"ہر سال کے ٹھیکوں میں جو مجموعی منافعہ ہو۔ اس میں سے ایک فی صدی مسجد فنڈ میں ادا کیا کریں"۔

ہمارے ٹھیکیدار حضرات اپنے محبوب آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مذکورہ بالا ارشاد مبارک کے مطابق تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

نائیجیریا کے عازمین حج

مکرم مولوی نسیم سیفی صاحب انچارج نائیجیریا مشن نے اطلاع دی ہے کہ نائیجیریا کے احمدی احباب میں سے امسال تین دوست ایک خاتون حج کیلئے روانہ ہوئے ہیں۔ جن کے اسماء حسب ذیل ہیں:-

1- MR. A. G. KUKU
2- MR. M. B. DAWODU
3- MR. H. HASSAN
4- MRS. ALHAJ AJIJOLO

احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دوستوں کو حج کی جملہ برکات سے نوازے اور صحت و عافیت سے ہمیں اس فریضہ کے بجالانے کی سعادت نصیب فرمائے۔

(وکیل التبشیر ربوہ)

دعائے مغفرت

محترم شیخ محمد یوسف صاحب آف گجرات مورخہ یکم اپریل ۶۷ء بوقت ۶½ بجے شام بعارضہ قلب میو ہسپتال لاہور میں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

محترم شیخ صاحب ۱۹۱۹ء سے ۱۹۴۰ء تک یوگنڈا کمپالہ مشرقی افریقہ میں محکمہ ڈاک و تار میں ملازم رہے دسمبر ۱۹۵۳ء سے مستقل طور پر اچھرہ لاہور میں آباد ہو گئے تھے۔ موصی تھے۔ اور ہمیشہ باقاعدگی سے اور بالشرح چندہ ادا کرتے تھے۔ نہایت مخلص احمدی تھے۔ جنازہ پر احمدی دوست زیادہ تعداد میں شامل نہ ہو سکے۔ احباب سے جنازہ غائب پڑھنے کی درخواست ہے۔

(خاکسار بشیر دارالرضا۔ حلقہ مسلم ٹاؤن وحدت کالونی۔ لاہور)

درخواست دعا

خاکسار کے خالو چوہدری علی محمد صاحب حاجی چک ۲۱۱ R.B ڈیڑھ ماہ سے بوجہ بندش پیشاب سخت بیمار ہیں اور آجکل فورٹ عباس ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(شریف احمد کلو سوہلوی کارکن بیت المال ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام

راولپنڈی میں فری ڈسپنسری کا قیام

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی کو رفاہ عام کے لئے ایک ڈسپنسری قائم کرنے کی توفیق ملی ہے۔ اس کا افتتاح مورخہ ۶۷/۳/۲۴ بعد نماز جمعہ محترم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع راولپنڈی نے ایک مختصر سے خطاب سے فرمایا۔ جس میں آپ نے خدام کو مخلوق خدا کی خدمت کرنے کے لئے صحیح جذبہ پیدا کرنے کی تلقین فرمائی۔

اس ڈسپنسری کا نام فضل عمر ڈسپنسری (ہومیو) رکھا گیا ہے۔ یہ ڈسپنسری محلہ قاسم آباد حلقہ مسجد میں قائم کی گئی ہے اور روزانہ ۲ بجے سے ۴½ بجے بعد دوپہر کھلا کرے گی۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجلس مقامی کو اس ڈسپنسری کے ذریعہ مخلوق خدا کی صحیح خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اسکے بہتر رنگ میں نتائج پیدا کرے۔ آمین۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی)

مجلۃ الجامعہ

پہلے شمارے کے چند عناوین

- اسلامی معاشرہ کن اخلاقی اصولوں پر قائم ہے
- نئے عہد نامہ کے ابتدائی مسودات
- اصول فقہ کا مختصر تعارف
- شیعہ اصول دفن حدیث
- اردو غزل کی روایت اور ولی دکنی

ان کے علاوہ نئی اور چیدہ کتب پر تبصرہ

ایک صد بیس صفحات پر مشتمل عمدہ کاغذ اور اعلیٰ طباعت و کتابت

قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ

ملنے کا پتہ:- از جامعہ احمدیہ ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز و صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہو جانے پر دیئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۷۲۸۰ ۔ میں رشید بیگم بیوہ قاضی فضل الٰہی صاحب عباسی قوم راجپوت کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر اندازاً ۵۵ سال بیعت اندازاً ۱۹۲۸ء ساکن گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۲/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری صرف منقولہ جائداد ہے اور وہ حق مہر کی صورت میں ہے جو میں وصول کر چکی ہوں مبلغ ۵۰۰/- روپے علاوہ ازیں مجھے اپنے بچوں کی طرف سے اس وقت مبلغ اکیس ۲۱ روپے ماہوار خرچ ملتا ہے جبکہ میرا خاوند وفات پا چکا ہے میں تازیست اپنی اس جائداد اور ماہوار آمد جو بھی ہو گی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میری زندگی میں یا وفات کے وقت کوئی اور جائداد ہوئی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم الامتہ رشیدہ بیگم نشان انگوٹھا سلطان احمد آبادی حاکم رائے گوجرانوالہ۔ گواہ شد رسیم احمد عباسی پسر موصیہ ۲ گواہ شد اقبال محمد خان سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۱۷۲۸۱

میں محمود احمد مختار ولد چوہدری احمد مختار صاحب قوم جٹ ڈھول پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن لسبیلہ ہاؤس نور محمد بھائی روڈ کیتھولک کالونی کراچی ۲ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/فروری ۱۹۶۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے کیونکہ میرے والد بزرگوار بفضل خدا حیات ہیں میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ سے مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ ۹۰۰/- روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مالک ہو گی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بہ وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد محمود احمد مختار گواہ شد سید سخاوت شاہ سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ کراچی گواہ شد۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۱۷۲۸۲

میں نصرت جہاں بیگم زوجہ عبد الحکیم خان صاحب پوڑی کالکا گڑھی قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۲ ٹی ڈی اے ڈاک خانہ چک ۴ ٹی ڈی اے ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۲/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند واجب الادا مبلغ ۱۰۰۰/- روپے کنٹھے طلائی ۱ ۱/۲ تولہ انگوٹھی ۵ ماشے زنگ ۶ ماشہ انام طلائی ۱۰ ماشہ کلپ ۱۰ ماشہ کل وزن زیورات طلائی ۳ تولہ دس ماشہ مالیتی ۲۸۰/- روپے زیور نقرئی وزنی دس تولہ مالیتی ۲۰/- روپے ایک گائے مالیتی ۱۰۰/- روپے کل ۱۶۰۰/- روپے۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اس وقت میرا کوئی ذریعہ آمد نہیں ہے اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ نصرت جہاں بیگم بقلم خود۔ گواہ شد۔ عطاء اللہ خان موصی ۳۸ ۱۳ گواہ شد عبد الحکیم خان خاوند موصیہ چک ۲ ٹی ڈی اے تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا

مسل نمبر ۱۷۲۸۳

میں کلثوم بی بی زوجہ عطاء اللہ صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۲/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت مندرجہ ذیل جائداد ہے۔ کانٹے وزن ۱ ۱/۲ تولہ ننگ وزنی چھ ماشہ انگوٹھیاں طلائی تین عدد وزن ۱/۲ تولہ زیورات کی کل مالیت ۳۰۰/- روپے اور نقد مبلغ ۲۰۰/- روپے جو اس وقت میرے پاس موجود ہیں ایک مشین سلائی مالیتی ۲۰۰/- روپے۔ مندرجہ بالا جائداد کے علاوہ میری اس وقت اور کوئی جائداد نہیں ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اس کے علاوہ اگر میں کوئی اور جائداد یا کوئی اور ذریعہ آمدنی پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اس وقت میری کوئی آمدنی نہیں ہے نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہو گی۔ میں نے اپنا حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے تھا اپنے خاوند سے پاکستان بننے سے پہلے ہی وصول کر لیا تھا اور میں نے وہاں ہی خرچ کر دیا تھا۔ الامتہ کلثوم بی بی۔ گواہ شد غلام محمد کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ۔ ۲۔ گواہ شد عطاء اللہ خاوند موصیہ

مسل نمبر ۱۷۲۸۴

میں فضل بی بی زوجہ قریشی غلام قادر قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۱۲ء ساکن اوکاڑہ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/فروری ۱۹۶۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری حسب ذیل جائداد ہے۔ ۱۔ زیور طلائی بالیاں اندازاً وزنی ۹ ماشہ قیمتی ایک صد روپے ۲۔ حق مہر مبلغ یک صد روپیہ جو وصول کر چکی ہوں اور میرے پاس نقد موجود ہے (۳) علاوہ ازیں میرے بیٹے ۱۵/- روپے ماہوار بطور جیب خرچ ادا کرتے ہیں اس تمام جائداد اور آمد بطور جیب خرچ کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر میری وفات پر مندرجہ بالا جائداد کے علاوہ اور کوئی جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اور میری اولاد اس کی ادائیگی کی ذمہ دار ہو گی۔ الامتہ نشان انگوٹھا فضل بی بی زوجہ قریشی غلام قادر ۱۔ گواہ شد۔ قریشی غلام قادر خاوند موصیہ (۲) خاکسار حاکم علی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری۔

مسل نمبر ۱۷۲۸۵ میں غلام قادر ولد کرم بخش قوم قریشی پیشہ تجارت عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۱۲ء ساکن اوکاڑہ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/فروری ۱۹۶۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے اور نہ ہی کوئی کام کرتا ہوں میرے بیٹے مبلغ ۳۰/- روپے ماہوار بطور جیب خرچ دیتے ہیں اس کا ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کراتا رہوں گا اور میری وفات کے بعد اگر کوئی جائداد ہوئی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میری وفات کے بعد اگر کوئی جائداد ہو تو اس سے حصہ وصیت کی ادائیگی کے ذمہ دار میرے بیٹے ہوں گے۔ العبد نشان انگوٹھا۔ غلام قادر گواہ شد عبد القادر پسر غلام قادر بقلم خود (۲) گواہ شد حاکم علی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری۔

مسل نمبر ۱۷۲۸۶۔

چوہدری سلیم احمد ولد چوہدری محمد ابراہیم صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن سنت نگر لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ مارچ ۱۹۶۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں کیونکہ بفضل خدا میرے والد صاحب زندہ موجود ہیں میں ملازم ہوں اور میری ماہوار آمد مبلغ ۲۸۵/ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ العبد سلیم احمد مکان نمبر ۷ گلی نمبر ۱۹ رام نگر۔ دیو سماج روڈ لاہور۔ گواہ شد محمد حمید مکان ۷۔ گلی نمبر ۱۹ رام نگر دیو سماج روڈ برادر موصی لاہور۔ گواہ شد عبد اللطیف ستکوہی سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ لاہور

مسل نمبر ۱۷۲۸۷

میں عبد المالک ولد حاجی علی بخش صاحب قوم ککے زئی پیشہ ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۱۲ء ساکن عبد الکریم روڈ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ مارچ ۱۹۶۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد نصف مکان نمبر ۳۴ واقع عبد الکریم روڈ قلعہ گوجر سنگھ حلقہ میں ہے جس کا رقبہ ۳ ۱/۲ مرلہ کے قریب ہے اور موجودہ مالیت ۱۸۵۰۰/- روپے ہے اس کے علاوہ دو کنال سکنی پلاٹ واقع محلہ دار الصدر غربی ربوہ میں ہے جس کی موجودہ قیمت ۸۰۰۰/- روپے ہوگی۔ میں مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جو بھی جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میری ذاتی آمدنی اس وقت کوئی نہیں اگر کسی وقت کوئی آمد ہوئی جو بھی ہوگی تو اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ العبد عبد المالک ۳۴ عبد الکریم روڈ قلعہ گوجر سنگھ لاہور۔ گواہ شد نور احمد خان سیکرٹری وصایا مرکزیہ لاہور۔ (۲) گواہ شد عبد الرب خان بقلم خود پسر موصی ۳۴ عبد الکریم روڈ قلعہ گوجر سنگھ لاہور۔ مغربی پاکستان

درخواست دعا

مکرم مولوی محمد سلیم صاحب فاضل کلکتہ (انڈیا) کے لڑکے مکرم محمد وسیم صاحب کا کلکتہ میں میٹرک کا امتحان ہو رہا ہے۔

احباب سے اس کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خادم عباد اللہ گیانی

(کارکن دفتر الفضل۔ ربوہ۔)

تعلیم الاسلام کالج کا جلسہ تقسیم اسناد و انعامات

(بقیہ صفحہ اوّل)

حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری ارشاد فرما رہے ہیں آپ نے فرمایا اگرچہ حضرت حافظ صاحب مدظلہ علالت طبع کے باعث بنفس نفیس یہاں تشریف نہیں لا سکے تاہم ہماری گزارش پر آپ نے جو خطبہ ارسال فرمایا ہے اسے محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس پڑھ کر سنائیں گے۔

ازاں بعد آپ نے حضرت حافظ صاحب کی ذات گرامی کا تعارف کرانے کے بعد کالج کی سالانہ رو داد پیش کرنے سے قبل حکومت اور ارباب حل و عقد کی توجہ بعض ضروری امور کی طرف مبذول کرائی۔ آپ نے اس امر پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہ ہمارا تعلیمی بحران ابھی ختم نہیں ہوا فرمایا کہ تعلیمی کمیشن کی مجوزہ اصلاحات معرض تنفیذ میں آتے ہی بعض پر اسرار حوادث کا شکار ہو گئیں یہی نہیں بلکہ ان اصلاحات کی "تدفین" کے بعد بعض تخریب پسند سیاستدانوں کے ہاتھوں ایک اور گہرا زخم جو نظام تعلیم اور تعلیمی ارتقاء کو پہنچا ہے وہ ناسور کی طرح عرصہ تک رستا رہے گا۔ آپ نے طلبہ کو سیاسی مقاصد کے حصول کے لئے آلہ کار بنانے کی بعض سیاستدانوں کی کوششوں کو قابل مذمت ٹھہراتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ ہماری آئندہ نسل کا یہ ایک بنیادی حق ہے کہ اسے تعلیمی اور علمی نشوونما کے لئے کھلی صاف اور سیاسی تپ دق سے پاک فضا مہیا کی جائے تا اس کی ذہنی منتشر نہ ہوں اور تعلیمی انہماک میں کمی نہ آئے اور وہ صحیح معنوں میں زندگی کے جدید تقاضوں سے عہدہ برآ ہونے کے قابل ہو سکیں آپ نے اس امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اسی کے فضل سے ہمیشہ کی طرح تعلیم الاسلام کالج اس ذہنی تکدر اور سیاسی بے راہ روی سے ہر طرح محفوظ رہا۔

آپ نے ملک کے طلباء کی صلاحیتوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے ملک کے تمام طلباء بہ فطرت شریف مؤدب اور ملک و قوم کے لئے غیرت رکھنے والے ہیں بشرطیکہ صحیح اور [illegible] رنگ میں انہیں اپنے فرائض کا احساس دلایا جائے اس ضمن میں آپ نے تعلیم الاسلام کالج کی نمایاں خصوصیات اور اس میں طلبہ کی صحیح خطوط پر تعلیم و تربیت کے خصوصی انتظامات اور ان کے خوشکن نتائج پر روشنی ڈالی آپ نے بتایا کہ ہماری اس درسگاہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعلیم و تربیت کے فرائض عبادت کے رنگ میں سرانجام دیئے جاتے ہیں جہاں رنگ اور مذہب، افلاس اور امارت اپنے اور بیگانے کی تفریق نہیں جہاں طلبہ کو مقدس قومی امانت سمجھا جاتا ہے جہاں ماحول خالص اسلامی اور اصلاحی ہے نہ کہ سیاسی، جہاں منتہائے مقصود خدمت ہے نہ کہ جلب منفعت، جہاں غریبی عیب نہیں اور امارت خوبی نہیں آپ نے اس امر پر زور دیا کہ ایسے مثالی ادارے کی کما حقہ حوصلہ افزائی ضروری ہے جس کے ذرہ ذرہ پر اس کے فدائی اساتذہ اور طلبہ نے خون دل سے محنت اور اخلاص کی داستانیں لکھی ہیں۔ آپ نے بتایا یہاں اساتذہ سستی شہرت کی خاطر اپنے فرائض کے تلخ پہلوؤں سے اغماض نہیں برتتے اور نہ ہی طلبہ سٹرائک کی قسم کے غیر اسلامی اور غیر اخلاقی ذرائع استعمال کرتے ہیں آپ نے مطالبہ کیا کہ ہماری روز افزوں ضروریات کے پیش نظر یہ ضروری ہے کہ حکومت ہماری سالانہ گرانٹ ۱۸۰۰۰/ روپے سے بڑھا کر کم از کم ایک لاکھ کر دے اور بلڈنگ گرانٹ میں بھی معقول اضافہ کیا جائے تا کہ ہم اپنے توسیع کے پروگرام کو جلد عملی جامہ پہنا سکیں۔

ازاں بعد آپ نے کالج کے شاندار نتائج علمی و ادبی اور دیگر تعمیری سرگرمیوں نیز کھیلوں کے میدان میں کالج کی شاندار کامیابیوں پر اختصار سے روشنی ڈالی۔ اور آخر میں طلبہ کو نصیحت فرمائی کہ وہ اس نقطہ نگاہ سے دنیا میں علم حاصل کرتے چلے جائیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بننے کی کوشش کریں یعنی اپنی زندگیوں کو اس رنگ میں ڈھالیں کہ ان میں خدا تعالیٰ کی صفات جلوہ گر نظر آنے لگیں آپ نے واضح فرمایا کہ یہی وہ طریق ہے جس کی مدد سے وہ تخلیق انسان کے مقصد کو پورا کرنے والے بن سکتے ہیں۔

خطبہ اسناد

کالج کی سالانہ رو داد پیش ہونے کے بعد محترم پرنسپل صاحب کی درخواست پر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے وہ خطبہ اسناد پڑھ کر سنایا جو حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری نے لکھ کر ارسال فرمایا تھا۔ حضرت حافظ صاحب مدظلہ نے اپنے اس خطبہ میں تعلیم الاسلام کالج کے فارغ التحصیل طلباء کو ان کا مقام اور منصب یاد دلاتے ہوئے فرمایا آپ صرف گریجویٹ ہی نہیں بلکہ بفضلہ تعالیٰ تعلیم الاسلام کالج کے گریجویٹ ہیں آپ پر یہ فرض عاید کیا گیا ہے کہ آپ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے آپ دنیا فتح کریں (اور انشاء اللہ فتح کریں گے) لیکن دنیا کی خاطر نہیں چاند کیا نظام سماوی کی سیر کو آئیں لیکن اپنی خاطر نہیں اپنی عظمت ظاہر کرنے کے لئے نہیں بلکہ اپنے خالق حقیقی اللہ تعالیٰ عز اسمہ و جل شانہ کی عظمت ظاہر کرنے کے لئے پھر اپنے ہادی پاک صاحب لولاک احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت ظاہر کرنے کے لئے۔ آپ علم و حکمت سیکھیں لیکن تقویٰ و طہارت کے حصول و قیام کی کوشش کے ساتھ۔ آپ ہر حال میں اسلام کے جیتے جاگتے چلتے پھرتے نمونے نظر آئیں۔ آپ کا ہر قول و فعل، آپ کے تمام حرکات و سکنات، آپ کی دوستیاں اور آپ کی مجلسیں، آپ کے کھیل اور آپ کے مقابلے آپ کی کارگزاریاں اور آپ کی کامیابیاں اسلام کی تعلیم اور اسلام کی روح کے مطابق ہوں۔ آپ کا کام ساری دنیا کو اسلام کی آغوش میں لے آنا ہے۔ آپکا کام اکناف عالم میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا پرچم لہرانا ہے۔

اس مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے ذرائع پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے فرمایا: اپنے کالج کا شعار "علم و عمل" ہمیشہ یاد رکھیں۔ اپنے استادوں کی عزت کریں کہ اسلام اس کی بڑی تاکید کرتا ہے اور سب سے بڑھ کر اس استاد ازل سے اپنا رشتہ مضبوطی کے ساتھ استوار کرنے کی کوشش کریں جس کے بغیر تمام کامیابیاں ہیچ اور بے مغز ہیں۔ قرآن کریم کو اپنا لائحہ عمل بنائیں اور اس کے ہر حکم پر سر تسلیم جھکائیں اور اس کی لائی ہوئی تعلیم پر قائم ہو جائیں۔ عشق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی روح کی غذا بنائیں یہاں تک کہ آپ کے ہر قول و فعل سے انوار عشق رسولؐ ظاہر ہو جائیں۔ آپ دوسروں کو اسلام کی عظمت ہرگز نہیں منوا سکتے تاوقتیکہ اُس کی عظمت خود آپ کے دل میں راسخ نہ ہو چکی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے بڑی فتوحات مقدر کی ہیں۔ اگر آپ اپنے فرائض کو ادا کرتے رہے تو آپ کا خالق آپ سے راضی ہو جائے گا اور آپ کو زندہ جاوید بنا دے گا اور آپ کا نام رہتی دنیا تک عزت و احترام سے لیا جائے گا۔ آپ آج اپنے دلوں میں یہ عہد کر لیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو امانت ہمارے سپرد فرمائی ہے اس کے ادا کرنے کا حق ادا کرنے کی پوری پوری کوشش کریں گے۔ (حضرت حافظ صاحب مدظلہ کے اس پُر اثر خطبۂ اسناد کا مکمل متن کسی آئندہ اشاعت میں ہدیۂ قارئین کیا جائے گا)

تقسیم انعامات

حضرت حافظ صاحب مدظلہ کے خطبۂ اسناد کے بعد جلسۂ تقسیم اسناد کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ بعدہ محترم پرنسپل صاحب کی درخواست پر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے تعلیم اور کھیل کے میدانوں میں نمایاں امتیاز حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے۔

تقسیم انعامات کے بعد تقسیم اسناد و تقسیم انعامات کی ہر دو تقاریب کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئیں۔

لاہور میں عید الاضحیٰ کی نماز

احباب جماعت احمدیہ لاہور کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۳۔اپریل ۱۹۶۴ء کو عید الاضحےٰ کی نماز ٹھیک صبح آٹھ بجے منٹو پارک میں سابقہ جگہ پر ادا کی جائے۔

(امیر جماعت احمدیہ لاہور)

شہر سیالکوٹ میں عید الاضحیٰ کی نماز

شہر سیالکوٹ میں عید الاضحےٰ کی نماز آٹھ بجے صبح جامعہ احمدیہ میں ادا کی جاوے گی۔ احباب مہربانی کر کے وقت کی پابندی کریں۔ نیز عید فنڈ حسب استطاعت ادا فرماویں۔

(امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ)

درخواست دعا

میری والدہ ماجدہ فاطمہ بی بی صاحبہ جگر اور انتڑیوں میں خرابی کی وجہ سے شدید بیمار ہیں تین ہفتہ کے قریب میو ہسپتال لاہور میں بھی زیر علاج رہی ہیں۔ علاج جاری ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ انہیں شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (صفدر جنگ ہمایوں ایس ڈی او۔ ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر [illegible]